رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱
REGD E.P. No 861

جلد ۴ || ۲۸ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ۔ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۵۵ء || نمبر ۲۰

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام دمشق اور سوئٹزرلینڈ میں ورود

۶ مئی ۱۹۵۵ء

۶ مئی کو جمعہ کا دن تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفینۃ کو بیروت کو روانگی تھی۔ اس لئے صبح سے ہی کثرت سے احباب حضور کی فرودگاہ پر تشریف لانے لگے۔ جماعت نے اس تاریخی موقعہ کی یادگار ظاہری طور پر بھی محفوظ کرنے کے لئے فوٹو گرافر کا انتظام کیا۔ جس نے مختلف فوٹو لینے شروع کئے۔ اس اثنا میں نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ حاجی بدر الدین صاحب کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے مکان پر ہی جمعہ پڑھائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک مختصر خطبہ جمعہ پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً نصف صدی قبل جبکہ آپ میں سے اکثر ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام فرمایا

یدعون لک ابدال الشام
وصلحاء العرب

یعنے تیرے لئے شام کے ابدال اور عرب کے نیک بندے دعائیں کرتے ہیں۔ آج تمہارے وجود میں یہ نشان پورا ہو رہا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت مجلس میں رونق افروز رہے۔ سید محمد ذکی صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ سید محمود ربانی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ پڑھا۔ سید ابراہیم الجبان نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اپنا قصیدہ پڑھا۔ اس یادگار تقریب کے مختلف فوٹو لئے گئے۔ اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔

دمشق کی جماعت کے مرکز زاویۃ الحصنی شاغور میں جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں دعوت عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شام کے وقت طبیعت ٹھیک نہ تھی اس لئے شریک نہ ہو سکے۔ احباب کھانا سے فارغ ہو کر حضور کی جائے اقامت پر تشریف لے آئے۔ حضور قریباً پون گھنٹہ احباب میں تشریف فرما رہے بعد شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔

بندہ نماز جمعہ کے بعد بیروت چلا آیا۔ تا حضور کے بیروت میں قیام کے انتظامات کے متعلق اطمینان کر سکے۔ یہاں پر مکرم شیخ نور احمد صاحب کی قیادت میں ایک مخلص مگر مختصر جماعت کو استقبال کے لئے مستعد اور چشم براہ پایا۔ یہی لبنان تھا کہ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ دورہ کے موقعہ پر ایک احمدی بھی نہ تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی جماعت موجود تھی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اللہ تعالیٰ اس فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے تا قومیں اس سے برکت پائیں۔ اور اسیر رستگاری حاصل کریں۔

حضرت امیر المومنین کی بیروت کو روانگی
۷ مئی ۱۹۵۵ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تقریباً سوا سات بجے دمشق [illegible]

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

گذشتہ اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۱۸ مئی کی تار درج کی گئی تھی۔ اس سے قبل کی بعض اطلاعات جو الفضل میں شائع ہوئی ہیں۔ وہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے درج کی جاتی ہیں:-

زیورچ ۱۲ مئی (بذریعہ ڈاک) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اب سیڑھیاں بغیر سہارے کے چڑھ اتر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر پروفیسر روزیر حضور کے معائنے کر رہے ہیں جو ۱۸ مئی تک مکمل ہوں گے۔ آج حضور ایک ہومیوپیتھ ڈاکٹر گیزلی سے بھی ملے ہیں۔ آج حضور بازار بھی گئے تھے اور ایک گھڑی خریدی تھی۔

۱۷ مئی۔ آج حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ نیز مسجد ہالینڈ کی بنیاد کے سلسلے میں جو ۲۰ مئی کو رکھی جا رہی ہے پیغام لکھوایا۔ حضور کی صحت بفضل تعالیٰ اچھی ہے۔

۱۹ مئی۔ آج حضور نے احباب جماعت کو عید مبارک اور دعا کا حسب ذیل تار ارسال فرمایا:-

"پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے تمام احمدی بھائیوں کو عید مبارک ہو میں ان سب کی مشکلات اور تکالیف کے دور ہونے اور روحانی ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں"۔

۲۰ مئی (بذریعہ تار) خدا کا شکر ہے کہ تمام طبی ٹسٹ مکمل ہو گئے ہیں اور بیماری متعین کر لی گئی ہے مشہور معالج ڈاکٹر روسیو (Rossier) نے رپورٹوں کا مطالعہ کرنے کے بعد آج اپنی تشخیص سے مطلع کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خون اور [illegible] باقی ہر چیز معمول کے مطابق پائی گئی ہے۔ لیکن یہ کہ مجھے بہت زیادہ آرام کرنا چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو مجھے یہاں کچھ زیادہ عرصہ قیام کرنا چاہیئے۔ پھر یہ کہ میری تقریریں زیادہ مختصر ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ گذشتہ سال حملے کے نتیجے میں جو زخم لگا تھا۔ وہ خطرناک تھا۔ اور یہ کہ سرجن کی رائے درست نہیں تھی۔ ایکسرے فوٹو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاقو کی نوک گردن میں ٹوٹ گئی تھی۔ جو اب بھی اندر ہی موجود ہے۔ اور ریڑھ کی ہڈی (سپائنل کارڈ) کے قریب ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جن خطرناک معائنوں سے بچنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اب ان کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ میرا مکمل آرام دوستوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر دوست میری پوری طرح مدد کریں تو ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق میں کچھ مزید کام کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر دوستوں نے تعاون نہ کیا۔ تو خطرہ موجود ہے۔

۲۰ مئی۔ "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (آج) کچھ تکان اور کمزوری محسوس کی۔ مگر حضور کی عام صحت اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

رائٹر کی خبر

رائٹر کی ذیل کی خبر "امام جماعت احمدیہ صحیح و تندرست ہیں" کے زیر عنوان ٹریبیون انبالہ مورخہ ۲۳ ⁵⁵ میں شائع ہوئی ہے:-

زیورچ ۲۱ مئی۔ مسلم جماعت احمدیہ کے امام (حضرت مرزا محمود احمد صاحب) کے متعلق آج یہ خبر ملی ہے۔ کہ طبی غور و پرداخت کے بعد انہیں "صحیح و تندرست" قرار دیا گیا ہے۔ مسلم امام موصوف جو ۹ مئی کو یہاں پہنچے تھے پروفیسر پال روزیر کے زیر علاج تھے۔ آپ کے طبی امتحان میں یہ پایا گیا کہ گذشتہ سال جس شخص نے قاتلانہ حملہ کرنا چاہا تھا اس کے استعمال کردہ چاقو کا سرا پروفیسر موصوف کی رائے میں ٹوٹ کر آپ کی ریڑھ میں رہ گیا ہے۔ حملے کے وقت زخم کو معمولی خیال کیا گیا تھا۔ لیکن پروفیسر روزیر نے بتایا کہ مسلم امام کا بچ جانا "معجزہ" سے کم نہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ (حضرت) مرزا محمود احمد (صاحب) کا زیورچ میں قیام پروفیسر روزیر کے مشورہ کے مطابق ہو گا۔ اور چاقو کے سرے کے نکالنے کے لئے آپ کو عمل جراحی کرانا پڑے گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عید کے موقعہ پر تازہ پیغام

عید کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:-

"ایک دوست نے لکھا ہے کہ آپ عید پر کوئی پیغام دیں۔ چنانچہ میں یہ پیغام بھجوا رہا ہوں:
اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کے روزے قبول فرمائے اور عید ان کے لئے بہت بہت مبارک کرے۔"

(خاکسار:- مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری)

ملک صلاح الدین ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے ناما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

اسرائیل میں افرادِ جماعت اور مبلغ سلسلہ کی قابلِ تقلید خدمات

علاوہ ماہوار جریدہ کے سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتب شائع کیں

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اسرائیل سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں مقیم احمدی احباب جس اخلاص اور محبت کے ساتھ دینی خدمات کی سرانجام دہی میں معروف ہیں۔ وہ نہایت ہی مبارک اور قابلِ تقلید ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں جب اسرائیل کی حکومت معرضِ وجود میں آئی۔ تو وہاں کے بسنے والے مسلمانوں کو کن پریشان کن حالات میں سے گذرنا پڑا۔ تقسیم ہند کے واقعات کا تصور کرنے والا کسی حد تک ان حالات کا اندازہ کرسکتا ہے۔ ایسے ناموافق حالات میں مرکز احمدیت قادیان سے گئے ہوئے احمدی مبلغ چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے اپنے مرکزِ تبلیغ کو نہ چھوڑا۔ اور اپنی دینی جدوجہد میں ہمہ تن معروف رہے۔ آج آپ کی ہندوستان سے روانگی پر اٹھارہ سال سے زیادہ عرصہ گذر رہا ہے۔

عجیب بات ہے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق جب یہود اکنافِ عالم سے سمٹ سمٹا کر ارضِ مقدسہ میں جمع ہوئے اور خدا تعالیٰ کی پاک کلام قرآن مجید کی پیشگوئی

فاذا جاء وعد الاخرة جئنا بکم لفیفاً۔

کے ایک واضح حصہ کے پورا ہونے کا وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے آپ کو اس پاک سر زمین میں قیام کی توفیق دی تابراہ راست انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام سے آگاہ کریں جہاں خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیر کے ماتحت مسیح عیسیٰ کو مبعوث فرمایا تا وہ پہلے مسیح کی طرح لوگوں کی روحانی گراوٹ سے اطلاع دے کر اصلاح و تزکیہ نفوس کی طرف توجہ دلائیں۔ تو خدا تعالیٰ نے اسی مقدس اور برگزیدہ انسان کو ایسے فدائیوں کی جماعت بھی عطا فرمائی جو تن من دھن کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

اس وقت اگرچہ ہر ملک ہی میں گرانی کا خطرناک دور گذر رہا ہے۔ لیکن وہ ملک جس سے ہزاروں افراد کو مجبوراً ہجرت کرنا پڑی ہو اور ہزاروں کی نئی آبادی ان املاک پر آ قابض ہوئی ہو ایسے ہوش ربا حالات پیدا کردیتی ہے کہ صرف وہی انسان اس کا صحیح اندازہ کرسکتا ہے جسے کسی حد تک ان حالات میں سے گزرنے کا موقع ملا ہو۔

مگر اخلاص محبت انسان کو بڑی سے بڑی قربانی کو آسان کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تک اسرائیل میں اقتصادی حالات ایسے پریشان کن ہیں کہ گذراوقات بھی ایک غنیمت ہے ان مخلصین کی مساعی سے حیفا سے ایک تو ماہوار مستقل عربی رسالہ

"البشریٰ"

محترم مولوی صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اور اُس کے ذریعہ نہ صرف مملکت اسرائیل میں خدا اور اُس کے رسول کی باتوں کی اشاعت ہوتی ہے۔ بلکہ جملہ ممالک عربیہ میں اس کی ترسیل کے ذریعہ صحیح اسلامی نقطۂ نظر پیش کیا جارہا ہے۔

علاوہ ازیں سینکڑوں صفحات پر مشتمل مندرجہ ذیل کتب بھی شائع کی گئی ہیں:۔

حمامۃ البشریٰ۔ مکتوب احمد۔ الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ الاسلام و الادیان الاُخریٰ۔ نداء المنادی (حصہ دوم) نداء المنادی (حصہ سوم) الاسلام (یعنی لیکچر سیالکوٹ)

اور حال ہی میں اطلاع ملی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی اہم رسالہ الوصیت کا بھی عربی ترجمہ کرایا گیا ہے جو عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

ان شائع شدہ کتب میں سے ہر ایک اپنے مضامین کے اعتبار سے بجائے خود بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جس کے متعلق تفصیلاً آئندہ کسی اشاعت میں عرض کیا جائے گا۔

اس قدر تالیف اشاعت کے کام کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ کی جماعت کا کام بس اسی حد تک محدود ہے نہیں بلکہ وہ اپنے اخلاص اور جذبۂ خدمت دین میں کسی ملک کی بھی جماعت سے کم نہیں چنانچہ قارئین بدر کو یاد ہوگا کہ ابھی چند ماہ ہی گذرے ہیں کہ کبابیر کا ایک سالم گاؤں احمدیت کی آغوش میں آچکا ہے۔ گویا زبانی تبلیغ اور اشاعتِ حق کا یہ ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔

ان ساری باتوں کے باوجود مخلصین، جماعت کے لازمی چندہ جات اور تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور مرکز کی کسی تحریک سے بھی پیچھے نہیں۔ اللھم زد فزد۔

تمام احباب جماعت سے مخلصین کے حق میں دعا کی درخواست ہے۔ درحقیقت ہر ملک کا بسنے والا ہر احمدی اسلام کا حقیقی علمبردار ہے اور اُس کے ذریعہ اُس نور کی کرنیں اکنافِ عالم میں پھیل رہی ہیں جسے حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ لیکن ناموافق حالات میں خدمت دین کو بجالانا بلاشبہ قابلِ رشک نمونہ ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ اور افراد جماعت اور مبلغ سلسلہ کو اپنی جناب سے اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے خطۂ عرب کے ہم تمام مسلمانوں پر بہت احسانات ہیں ان کے ادا کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم مثلاً البشریٰ کی امانت میں دفتر محاسب قادیان یا دفتر افسر صاحب امانت ربوہ میں رقم جمع کرائیں جن سے البشریٰ یا دیگر لٹریچر ان ممالک میں مفت تقسیم کیا جائے۔ یہ ان احسانات کا ایک بدلہ ہے اور خاص توجہ کے قابل ہے۔

بقیہ صفحہ ۱ حضور کا قیام دمشق وغیرہ

سے بیروت کے لئے روانہ ہوئے حضور کے ساتھ دمشق کی جماعت کے مخلصین کی ایک تعداد سید منیر الحصنی کی قیادت میں بیروت آئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شتورہ سے بعلبک دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں پر ان آثار قدیمہ کو پوری دلچسپی سے دیکھا۔ کچھ دیر پہلے قرآن کریم اور قصیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنا۔ شتورہ میں کھانا کھایا۔

لبنان کی جماعت کے نمائندگان کا ایک وفد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے دمشق بیروت کی سڑک پر عالیہ سے آگے تقریباً بارہ میل کے فاصلہ پر گیا ہوا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ قریباً ڈیڑھ بجے عالیہ پہنچا۔ ان کے ہمراہ بیروت میں سید محمد درخبانی کے مکان پہنچے۔ جہاں حضور کے ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا حضور نے کچھ وقت آرام فرمایا۔ اور پھر ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت مجلس میں تشریف فرما رہے۔ سید محمد توفیق الصعندی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا سید نجم الدین نے قصیدہ پیش کیا۔ سید عبد الرحمن السبغانی کی درخواست پر بروہ میں جماعت کے مرکز کی عمارت کے لئے بنیاد کے پتھر پر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ جماعت بھی ساتھ شریک ہوئی احباب جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ بروہ کے علاوہ طرابلس و شام سے بھی محمود ابراہیم عنتبل اپنے بچوں کے ہمراہ آئے ہوئے تھے۔ حضور ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً ساڑھے پانچ بجے کار پر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ بندہ اور توفیق محمد صعندی کو حضور کی کار میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور لبنان میں سلسلہ کی ترقی کے لئے بعض بعض امور پر تبصرہ فرماتے رہے۔

وہاں سے واپس تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی اور مجلس میں کچھ دیر تشریف رکھ کر دوستوں کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ کئی دوست اس وقت آئے جو مختلف مجبوریوں کے باعث پہلے نہ پہنچ سکے تھے۔ لبنان میں مشن دمشق کے بعد تحریک جدید کے ماتحت قائم کیا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیروت اور بعض دیگر مقامات پر جماعتیں قائم کردی ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ باوجود تکان کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت مولا کریم کے کرم سے ٹھیک رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا بخشے اور حضور کے سایہ کو دراز فرمائے۔ آمین۔

حضور کا سوئٹزرلینڈ میں ورود

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف ایک شب بیروت میں گذاری۔ بندہ نے اپنی گذشتہ رپورٹ اسی شب کے نصف ثانی میں لکھی تھی۔ یعنی سات اور آٹھ مئی کی درمیانی رات کو۔

شام میں جماعت پرانی ہے۔ لبنان میں نسبتاً نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں ترقی کررہی ہے۔ بیروت کی جماعت کے دو دوست ساری رات اخلاص اور مستعدی سے پہرہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے ان میں سے ایک جماعت کے جنرل سکرٹری محمد توفیق الصعندی تھے۔ اور دوسرے ایک نو احمدی مخلص نوجوان محمد دلعبانی جن کے مکان میں حضور مقیم ہوئے۔

۸ر مئی کو پونے سات بجے مکان سے ایرپورٹ کے لئے روانگی کا وقت مقرر تھا۔ دمشق اور بیروت کی جماعت کے احباب جمع ہونے شروع ہوگئے۔ روانگی کا وقت قریب آگیا۔ (باقی صفحہ پر مسلسل)

جماعت نے بڑھ بڑھ کر آقا کے ہاتھوں کو عقیدت و محبت کے بوسے دیئے۔

پروگرام کے مطابق کاروں کا قافلہ ایرپورٹ کو روانہ ہوا۔ جب ایرپورٹ پر حضور کار سے اترنے لگے۔ ڈرائیور نے تیزی سے اپنا دروازہ کھولا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ اس پر تھا اس نے بے احتیاطی کی اور جلدی سے حضور کا دروازہ کھولنے کے لئے اسے بند کر دیا۔ حضور کی انگلی اس میں آگئی۔ حضور کی بے چینی کے ساتھ جماعت بے چین ہوگئی۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے پٹی کی۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ زیادہ زخم نہ آیا۔ ڈرائیور گو احمدی نہیں تھا۔ لیکن عقیدت مندوں کے اجتماع سے متاثر تھا۔ اور سخت نادم تھا کہ اس کی بے احتیاطی سے حضور کی انگلی پر زخم آیا۔ حضور ایرپورٹ کے ہال میں تشریف فرما تھے۔ اور زخمی انگلی والا ہاتھ سلنگ میں تھا۔ اس ڈرائیور نے حضور کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی اور موقعہ پاکر بڑھ کر حضور کے زخمی ہاتھ کو بوسہ دے کر اپنی ندامت کا اظہار کیا۔ سامان دیکھا گیا۔ پاسپورٹ چیک ہوگئے ہوائی جہاز میں سیٹوں کے کارڈ لے گئے اور حضور اس کمرہ انتظار میں تشریف لے گئے۔ جہاں سے نکل کر ہوائی جہاز کو جانا تھا۔ سوائے سید منیر الحصنی صاحب شیخ نور محمد صاحب منیر اور چند اور دوستوں کے باقی کو باہر سے ہی حضرت کو رخصت کرنا پڑا۔ احباب کی زبانوں پر دعائیں تھیں۔ آنکھوں سے رقت ہویدا تھی۔ ان کا محبوب آقا ان سے جدا ہو رہا تھا حضور کمرۂ انتظار سے باہر ہوائی جہاز کے لئے روانہ ہونے لگے۔ سید منیر الحصنی اور دوسرے دوست پھر اس دروازہ کی طرف بڑھے۔ اور دعاؤں کے ساتھ پھر اپنے آقا کا ہاتھ چوما۔ حضور نے سید منیر الحصنی صاحب کو عربی میں فرمایا کہ تمام دوستوں کو میرا سلام پہنچا دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور قافلہ بشمول جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہوائی جہاز میں سوار ہوگئے۔

قبل اس کے کہ میں اس سفر کی روئداد عرض کروں شام و لبنان کے متعلق چند الفاظ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ شام و لبنان ارض الاولیاء ہے۔ یہاں پر بڑے بڑے صحابہ امہات المومنین اولیاء اور بزرگوں کے قدموں کے نقوش ہیں۔ اور یہ سرزمین ان کی آخری خوابگاہ ہے۔ پھر احمدیت نے فطرت صحیحہ کو ایک جلا بخش دیا ہے۔ یہاں احمدی احباب اور خواتین کو رویائے صالحہ بہت نصیب ہوتے ہیں۔ حضور کی آمد سے قبل لوگوں نے متعدد رویا دیکھیں اور پھر حضور کی آمد پر یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ رویا احباب اپنے امیر سید منیر الحصنی صاحب کو بتاتے اور مجھ سے بھی آکر ذکر کرتے۔

۲۶ رمئی کی صبح کو میرے پاس ایک دوست آئے اور کہا کہ آج سحری اور فجر کی نماز کے بعد میری اہلیہ نے ایک خواب دیکھی ہے۔ جس سے حضور کے لئے خطرہ ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن انجام بخیر ہے۔ ۲۶ رمئی کو جماعت کے مرکز زاویۃ الحصنی میں جماعت کا اجتماعی کھانا تھا جس میں حضور بھی شریک ہو رہے تھے۔ اس خواب اور ایسی بعض اور خوابیں جو دوسرے دوستوں کو آئی ہوئی تھیں کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ حضور یہاں کھانے کے لئے تشریف نہ لائیں۔ بلکہ حضور جائے اقامت پر ہی جماعت کی دعوت قبول فرمائیں۔ اور جماعت یہاں اجتماعی کھانے سے فارغ ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ پس اب جب حضور جہاز میں شام و لبنان کا دورہ ختم کر کے سوار ہو رہے تھے۔ جہاں اس لحاظ سے دل جذبات شکر و اطمینان سے لبریز تھا کہ اس اسلامی خطۂ سرزمین میں خدا تعالےٰ نے ابدال کی جماعت پیدا کر دی وہاں خدا تعالےٰ کے اس کرم کا بھی شدید احساس تھا کہ اس نے اپنے بندے سیدنا محمود کی حفاظت فرمائی۔

حضور نے خود ایک دن دمشق میں شامی احباب سے باتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ "بلائے دمشق"۔ لیکن ساتھ ہی اس کے الہام ہے رد بلا۔ اس لحاظ سے یہ جماعت کے لئے ایک بشارت ہے۔

پس حضور اپنے اس دورہ کو ختم کرتے ہوئے بیروت میں روم کے لئے جہاز پر سوار ہوتے ہوئے فرسٹ کلاس میں داہنی طرف کھڑکی کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حضور کے ساتھ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیٹھے حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہوائی جہاز یونان کے دارالخلافہ ایتھنز میں پہنچا۔ حضور نے معہ قافلہ ایرپورٹ کے ریسٹوران میں وقفہ کا وقت گذارا۔ ساڑھے بارہ بجے پھر جہاز پر روم کے لئے سوار ہوئے اور اڑھائی بجے تقریباً روم پہونچے۔ جہاں ایک دوست استقبال کے لئے موجود تھے علیحدہ کمرہ کا نشست کے لئے انتظام تھا۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب، روم سے سیدھے ایک گھنٹہ کے بعد ایمسٹرڈم کو روانہ ہوگئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریباً ساڑھے تین گھنٹے بعد شام کے چھ بجکر پانچ منٹ پر T-W-A کے جہاز پر جنیوا کے لئے روانہ ہوئے۔

... کا تبادلہ ہو گیا تھا۔ بجلی کڑک رہی تھی۔ اور دل میں خوف تھا۔ کہ کہیں خرابی موسم کے باعث حضور ایدہ اللہ کو طیارہ میں تکلیف نہ ہو۔ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی بار بار کہتے کہ دعا کرو۔ مطلع صاف ہو جائے۔ اور خیریت رہے۔

ہوائی جہاز کے شروع کے سفر میں کچھ جھٹکے محسوس ہوئے۔ لیکن بعد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے پرواز میں کامل سکون رہا۔ طیارہ ایلپس پہاڑ پر سے گذرا۔ تقریباً ۱۸ ہزار فٹ کی بلندی سے پرواز کر رہا تھا۔ آخر ایلپس کا وہ پہاڑ آیا۔ جو فرانس کا بلند ترین پہاڑ Mount Blanc ہے۔ پائلٹ نے طیارہ کو اس بلند پہاڑ کے پہلو میں سے گذارا تا مسافر نظارہ حاصل کر سکیں۔ حضور اس نظارہ سے محظوظ ہوتے رہے۔ طیارہ کا جنیوا پہنچنے کا وقت ساڑھے آٹھ بجے تھا۔ یہ مقررہ وقت سے کچھ قبل ہی اتر آیا۔ طیارہ کے دروازہ پر شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اور چوہدری نعیم احمد صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہماری ہائکرولیس جو ہم نے چوہدری نبی احمد صاحب آف ماڈرن موٹرز کی وساطت سے جرمنی سے لی ہے۔ ایرپورٹ کے دروازہ پر موجود تھی۔ تا قافلہ دو ٹیکسیوں ہوٹل (Hotel Du Rhône) جنیوا میں پہنچا۔ یہ ہوٹل جنیوا کی مشہور جھیل کے کنارے واقع ہے۔ اور درمیانہ درجہ کے ہوٹلوں میں سے اچھا آرام دہ ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ پہلی رات گذارنے کے بعد اگلے دن صبح تھوڑے سے وقت کے لئے جنیوا کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ پورے نو بجکر دو منٹ کی گاڑی پر حضور معہ اہل و عیال و شیخ ناصر احمد صاحب زیورک کے لئے روانہ ہوئے یہاں گاڑیاں وقت کی بہت پابند ہیں۔ بغیر کسی وسل وغیرہ کے مقررہ وقت پر چل پڑتی ہیں۔ پورے نو بجکر دس منٹ پر گاڑی چل۔ رستہ میں حضور ڈائننگ کار میں کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے سامان کمرہ میں ہی پڑا رہا۔ یہاں پر عموماً لوگ دیانتدار ہیں۔ اور چوری کا زیادہ خطرہ نہیں ہوتا۔ تاہم ہر دیانتدار سے دیانتدار سماج میں بھی چور اور برے افراد ہو سکتے ہیں کھانے سے واپس آئے تو ایک صاحبزادی کا اٹیچی کیس غائب پایا۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ کوئی زیادہ قیمتی سامان اس میں نہ تھا۔ (باقی)

اخبار احمدیہ

سیرالیون ۱۹ رمئی۔ یہ خبر نہایت غم واندوہ کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ سلسلہ کے دیرینہ اور مخلص خادم مکرم الحاج نذیر احمد علی صاحب، ۱۹ رمئی کی صبح کو ایک لمبی علالت کے بعد سیرالیون (مغربی افریقہ) میں فریضۂ تبلیغ بجا لاتے ہوئے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پچیس برس قبل فریضہ تبلیغ کے لئے اس سرزمین میں تشریف لے گئے۔ اور ایک کامیاب جرنیل کی طرح اس دینی خدمت کو سرانجام دیا جس کے نتیجہ میں وہاں متعدد سکول اور مساجد کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔

ربوہ ۲۱ رمئی۔ فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے مبلغین امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب و چوہدری عبدالقادر صاحب ضیغم کے اعزاز میں استقبالیہ کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ صدر یونین نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مبلغین کو خوش آمدید کہا اور خدمت دین کی توفیق ملنے پر مبارکباد دی جس کے جواب میں ہر دو مبلغین کرام نے مختصراً امریکہ میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ اور نوجوانوں کو اس خدمت کی طرف دعوت دی۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کی طبیعت علیل تھی اب پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں رمضان کے تمام دنوں میں باقاعدہ درس القرآن ہوتا رہا اور آخری عشرہ میں ۱۶ احباب معتکف ہوئے۔

بٹالہ ۱۸ رمئی۔ آریہ سماج کے جلسہ میں تقریر کی دعوت موصول ہونے پر مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت تشریف لے گئے۔ اور "ہستی باری تعالےٰ کے تصور" پر تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر پچیس کے قریب احمدی احباب بھی گئے۔ اور جلسہ میں حاضرین کی تعداد دو صد کے قریب تھی۔

قادیان ۲۲ رمئی۔ آج درس کا آخری روز تھا۔ عصر کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے تیسویں پارے کا درس دیا اور بالآخر دعائے ختم درس القرآن کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کیلئے اور دیگر احباب کے لئے دعا کرنے کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر بروز عید کے موقعہ پر دعاؤں کی یاد دہانی کے لئے ربوہ سے حضرت ام مظفر صاحبہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور لاہور سے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مع اہلیہ اور حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ لاہور۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ربوہ ...

شذرات

آریہ سماج کو اپنی موت کا اقرار

نصف صدی سے اوپر زمانہ گذرتا ہے کہ آریہ سماج کی مذہبی تحریک کے متعلق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے یہ فرمایا تھا کہ:۔

"جس مذہب میں روحانیت نہیں ... وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

ہفت روزہ آریہ ویر جالندھر نے گذشتہ نومبر اور ۵ ارماہ حال کے پرچوں میں اس پیشگوئی کے نہ پورا ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا ہے کہ ہماری جماعت کے ایک مقرر نے پنڈت دیانند جی کو تسلیم کیا ہے گویا خود جماعت احمدیہ کے عقائد میں انقلاب آگیا اور یہ مذہب آریہ کی فتح ہے۔ میں اس نوفیز آریہ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ نے ہمارے مقرر کی طرف ایسی ہی بات منسوب کر دی جیسے کوئی سائینس دان کی تقریر اخبار میں درج کرتے ہوئے لکھے کہ اس نے سورج کے وجود سے انکار کر دیا ہے یا ایک ریاضی دان کے متعلق کہے کہ اس نے دو جمع دو کے چار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ بھلا کون سا عقل کا کورا ہے جو تسلیم کرے گا کہ احمدیہ جماعت پنڈت دیانند جی کو بزرگ تسلیم کرنے لگے ہیں۔ انہی پنڈت جی کو جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں اسلام کے متعلق نہایت ناگفتہ بہ باتیں لکھی ہیں اور اس کی تکذیب کی ہے ان کو بزرگ تسلیم کرنے کا مطلب اسلام کی تکذیب ٹھہرتا ہے اور ہر احمدی جو کہ سچے اسلام پر فدا ہوتا ہے ایسی بات کا وہم تک بھی نہیں کر سکتا۔

آریہ سماج کی مذہبی تحریک حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے قول کے مطابق مر چکی۔ بے شک آریہ لوگ دنیوی طور پر بہت مالدار ہیں۔ وہ ہزار جتن کریں آریہ کے بے جان لاشہ میں روح پھونک کر اسے زندہ کر لینا ان کے بس کی بات نہیں

شریمان اجیت سنگھ جی ستیارتھی جالندھر سے لکھتے۔ وہ ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر میں "جلے دل کے پھپھولے" کے زیر عنوان آریہ سماج کی موجودہ حالت کے ذکر میں کانگرس کی روح نکل جانے کو بیان کرکے لکھتے ہیں کہ "ٹھیک یہی آریہ سماج کی حالت ہے آریہ سماج کے گورو کل اور کالج میں آریہ سماج کے اناتھ آلیہ اور ودھوا آشرم ہیں ... انجینیرنگ کالج اور آیورویدک کالج ہیں آریہ سماج کے مٹھ اور آشرم ہیں۔ لیکن وہاں نام کو دیانند اور آریہ سماج تو موجود ہے لیکن آریہ سماج کا سپرٹ۔ آریہ سماج کی روح۔ آریہ سماج کی آتما دیکھنے کو نہیں ملتی۔" (۲۹ رمارچ / ۵ راپریل صفحہ ۱۱)

یہ تو ایک پرانا واقعہ ہے اس ۱۵ رمئی کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب کی مندرجہ ذیل سطور ملاحظہ فرمایئے خرماجی آریہ سماج کو پرچار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس پرچار کو اگر جاری رکھا جاتا تو اس میں شک نہیں کہ اب تک آریہ سماج سنسار کے بڑے حصے پر چھا گیا ہوتا لیکن سنتھا داد پارٹی بازی نیز آریہ سنتھاؤں کی کرپا سے ..... آریہ سماج کی ساری شکتی ان سنتھاؤں پر خرچ ہونے سے ویدپرچار ... اور تحریری لٹریچر پستکوں ٹریکٹوں اور اخبارات کا پیچھے پڑ گیا اور آریہ سماج مُردہ ہو گیا۔"

....

"آج آریوں کی تعداد ایک کروڑ سے ادھک ہوتے ہوئے بھی اس کی حالت کس مپرسی کی ہے۔ مکے اور مدینے میں اوم کے جھنڈے گاڑنے کے پہلے آریہ سماجی خواب لیتے تھے لیکن ہمارے دیکھتے دیکھتے پاکستان بن گیا۔ اور ہم آریہ سماج کا گڑھ لاہور اور سارا علاقہ بھی چھوڑ کر ہم اپنے سکولوں، کالجوں، پاٹھ شالاؤں آدی کی کروڑوں روپوں کی جائدادیں اور جائیدادیں آدی چھوڑ آئے۔ لیکن بھارت کی سواتنترتا کے بعد پھر بھی ہم نے سبق نہ سیکھا اور بھارت میں آکر بھی پرچار کے کاریہ کو مکھیتا دینے کی بجائے دھڑا دھڑ سکول کالج آدی سنتھائیں کھول رہے ہیں۔" .....

"گورنمنٹ کی سیکولر پالیسی دیش میں ادھارمکتا پڑھا رہی ہے۔ کمیونزم ناستکتا سینما فیشن۔ ولاستا پرشتا چار وام مارگ آدی اتینت بڑھ رہے ہیں ایسی اوستھا میں اگر آریہ سماج آگے چاہتا ہے کہ وہ زندہ رہے اور جس مشن کے لئے مہرشی دیانند نے اسے استھاپت کیا تھا اسے پورا کر سکے تو اسے سنتھا واد اور پارٹی بازی کو چھوڑ کر مہرشی دیانند کی سچی سپرٹ کے مطابق آرمبھک کال کی طرح پرچار کے کاریہ کی نشچہ کرنا ہوگا۔"

آخر میں فرماتے ہیں:۔

"جس طرح پرچار کے میں پہلے ہر ایک آریہ سماجی اپنے آپ کو پرچارک سمجھتا تھا اسی طرح سبھی تن من اور دڑھتا سے سینہ سپر ہو کر کام کرنا شروع کر دیں تو دنوں میں آریہ سماج میں نو جیون کا سنچار ہو جائے گا۔"

آریہ سماج کے تسلیم و اقرار کے علاوہ معزز معاصر ریاست دہلی کی زبانی سنئے وہ فرماتے ہیں:۔

"(آریہ سماجیوں) کے چین سے بیٹھنے کا سوال ہے یہ نہ تو کبھی چین سے بیٹھے اور نہ آئندہ کبھی چین سے بیٹھیں گے۔ کیونکہ یہ بیچارے مذہبی اعتبار سے فطرتاً بے چین ہیں۔ جو دوسرے مذاہب اور دوسرے مذاہب کے لوگوں پر حملے کرنے سے باز نہیں آسکتے اور ان کے لیڈر اور اخبارات اپنے اس "اسوہ حسنہ" کے ہمیشہ ہی پابند رہے گو غور کے ساتھ دیکھا جائے۔ تو آریہ سماج کی تحریک ملک میں سے قریب قریب ختم ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس تحریک نے کبھی بھی نیکی کی راہ میں قربانی کا ثبوت نہیں دیا اور جو تحریکیں یا سوسائیٹیاں نیکی کی راہ میں قربانی کا ثبوت نہ دیں ان کی عمر ایک صدی سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔" (ریاست ۹-۵-۵۵)

دیکھیئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی ذیل میں ہم اس کا تجزیہ کر دیتے ہیں۔

دعویٰ از بانیٔ سلسلہ احمدیہ	شہادت
(۱) تحریک آریہ سماج روحانیت سے خالی ہونے کے باعث مردہ ہے (گویا آپ نے اسے نصف صدی قبل ہی بے جان قرار دیدیا تھا)	(۱) بقول اخبار ریاست آریہ سماج تحریک نے کبھی بھی نیکی کی راہ میں قربانی کا ثبوت نہیں دیا
(۲) اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے	(۲) "آریہ سماج کی سپرٹ آریہ سماج کی روح۔ آریہ سماج کی آتما دیکھنے کو نہیں ملتی۔" (آریہ ویر حوالہ بالا) بقول اخبار ریاست۔ "آریہ سماج کی تحریک ملک میں سے قریب قریب ختم ہو چکی ہے۔"
(۳) حضورؑ نے مذہب آریہ سماج کے نابود ہو جانے کی میعاد کے متعلق فرمایا کہ تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ یہ مذہب نابود ہو جائیگا	(۳) بقول اخبار ریاست "آریہ سماج جیسی تحریکیں جو نیکی کی راہ میں قربانی کا ثبوت نہیں دیتیں ان کی عمر ایک صدی سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔"

سو مندرجہ بالا بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آریہ سماج کے متعلق پیشگوئی لفظاً بہ لفظ پوری ہو چکی ہے۔

پتی پوجن مہایگیہ کا مذاق

لکھنؤ میں شوہروں کی پوجا کی قدیم ہندو رسم کو زندہ کیا گیا ہے۔ انہیں بنارس ہندو یونیورسٹی کے بعض پروفیسروں کی حمایت حاصل ہے۔ اس پوجا میں ایک سو جوڑوں نے حصہ لیا۔ پہلے دشنو کی پوجا کی جاتی اور سیٹ کرناوند کی پوجا کی جاتی تھی۔ اسکے قدموں پر بیوی اپنا سر رکھتی اور پاؤں دھو کر پیتی۔ اس موقعہ پر سادھو جی جو کچھ پڑھتے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عورت کا بید اگر ہوتا اس کا بھگوان اور اسے ختم کرنے والا خاوند ہے۔ مقامی گرلز سکول کی پرنسپل نے کہا کہ مرد اب چاہتے ہیں کہ ہندو عورتیں ان کے پیر دھوئیں اور پھر اس گندے پانی کو پئیں۔

اس بارہ میں معاصر روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ذیل کے الفاظ پڑھیئے:۔

"جس ڈھنگ سے یہ یگیہ کیا گیا وہ ایک مذاق کا سامان بن گیا سر بازار ایک ہجوم کی شکل میں پتیوں کی پوجا کرنے سے پتی برت دھرم کو کوئی تقویت نہیں مل سکتی۔ یہ تو اپنے جذبات کا سوال ہے۔ اگر کسی عورت کے دل میں اپنے پتی کیلئے محبت اور عقیدت ہے تو اس کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت نہیں ...... پھر یہ صرف عورتوں کا ہی فرض کیوں سمجھا جائے ...... ازدواجی زندگی ایک گاڑی ہے جس کے دو پہیئے ہیں ...... لکھنؤ میں جو کچھ سمجھا گیا ہے اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس گاڑی کا ایک ہی پہیہ ہے ...... ظاہر ہے کہ اس قسم کے خیالات آج کے زمانہ میں مذاق کا سامان بن سکتے ہیں۔ لکھنؤ میں یہی ہوا آخر میں اس یگیہ کو بند کرنا پڑا۔" (پرتاپ ۲۰-۵-۵۵)

ہم مسلمان اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے معاشرت کے وہ اصول بتلائے کہ پونے چودہ سو سال میں ان میں سے کچھ بھی فرسودہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ ان کی آب و تاب میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ ہندو کوڈ بل کے ذریعہ اب ہندو عورتوں کو ورثہ اور طلاق کے حقوق دیئے جا رہے ہیں جو مسلمانوں کو پونے چودہ سو سال سے حاصل ہیں۔ شراب کے نقصانات ہر قوم کو تسلیم ہو چکے ہیں اور سب سے پہلی بار اسلام ہی نے اسے ممنوع قرار دیا گویا کہ آہستہ آہستہ تمام اقوام اسلام کے معاشرتی احکام کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہیں جس سے اسلام کی برتری اور فضیلت ظاہر ہے۔

طالب حق کے لئے مقام غور و فکر

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل انچارج مبلغ صوبہ بمبئی)

حال ہی میں ٹھموگہ کے ایک "خادم قوم" عبداللہ الحنفی نے ایک اشتہار بعنوان "قادیانیوں کے فتنے سے بچنے کی اپیل شائع کیا۔ جس میں بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعوئے مہدویت و مسیحیت کے متعلق وہی پرانا راگ الاپا گیا۔ اور وہی پرانے فتوے دہرائے گئے ہیں۔ جو حضور کی زندگی میں شائع کئے گئے تھے۔ مگر حیران کن امر تو یہ ہے کہ ہیچو ایں قسم خادمان قوم" کی پُر درد و سوز اپیلوں۔ زوردار فتووں اور طوفان افترا، دھمکیوں کے باوجود اس مسیح دوران کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔ اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے آج اس جماعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد دنیا میں کئی لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دنیا کا شاید ہی کوئی اہم ملک اور خطہ ہوگا۔ جہاں اس مہدی موعود کے نام لیوا موجود نہ ہوں۔ جماعت احمدیہ میں ہر طبقہ و سوسائٹی رنگ و نسل علم و قابلیت اور فن و ہنر کے افراد شامل ہیں۔ اور آج سے قریباً ۶۶ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی آواز ایک بین الاقوامی شہرت و پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔ چنانچہ مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور بھی۔ جن کی ساری عمر مخالفت احمدیت میں گذری۔ بالآخر جماعت کی روز افزوں ترقی اور غیر معمولی مقبولیت کو دیکھ کر حسرت بھرے الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اسکی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں۔ اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں"۔ (زمیندار ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

ایسا اثر کیوں؟

اصل بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ علم و روشنی کا زمانہ ہے۔ لوگ نری اپیلوں اور خفگی فتووں کو ہی نہیں دیکھتے۔ بلکہ وہ ہر ایک دعوے کے ثبوت میں دلائل و براہین چاہتے ہیں۔ اور خود حقائق و انصاف پر غور کر کے دلوں کی تسکین و اطمینان چاہتے ہیں۔ آجکل مذہبی امور میں بھی صرف تحکم سے کام نہیں چلتا۔ پڑھا لکھا اور سنجیدہ طبقہ عقلی و نقلی دلائل کا مطالبہ کرتا ہے۔ پس اے "خادم قوم" کیا کبھی تو نے بھی اس حقیقت پر غور کیا کہ اگر تیرے زعم میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نعوذ باللہ جھوٹے اور کذاب ہیں۔ تو پھر اسکی کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے مقابل پر جو بھی "خادم قوم" یا "فرشتہ سیرت" آیا وہی مارا گیا جس نے بھی مباہلہ کیا وہی تباہ ہوا۔ جس نے بھی ان کے خلاف بد دعا کی۔ وہ دعا الٹ کر اسی پر ہی پڑی۔ جس نے بھی آپ کے خلاف عدالت میں دعوے دائر کیا۔ وہی ناکام و نامراد رہا۔ اور جو بھی فخر و مباہات سے مقابل پر آیا وہی ذلیل و رسوا ہوا۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوئے اور خدا تعالے نے آسمانی و زمینی نشانات سے آپ کی تائید و نصرت کی۔ پس برائے خدا سوچئے۔ کہ یہ الٹا اخر کیوں ظاہر ہوا؟ حقیقت کو پانے کے لئے یہی مقام غور ہے۔ خود بانی سلسلہ احمدیہ بھی اس امر کی طرف یوں توجہ دلاتے ہیں ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اس کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

اے خادم قوم! آؤ اور ٹھنڈے دل سے ان حقائق پر غور کرو کیونکہ ایک طالب حق جب تحریک احمدیت پر غور کرتا ہے اور جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہے۔ دلائل و براہین کے وزن کو محسوس کرتا ہے۔ تو اس کا دل خود بخود اس تحریک کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور اُس وقت تیری یہ اپیل جو غلط فہمیوں اور کذب آمیزیوں سے پُر ہے۔ اسکے لئے بے سود اور بے اثر ثابت ہوتی ہے۔

احمدیت کی بنیاد!

اے "خادم قوم" ذرا غور سے سنو! کہ تحریک احمدیت کی بنیاد شریعت اسلامیہ پر ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل بانی اسلام حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :-

"اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا" (ابو داؤد)

کہ اللہ تعالے ہر صدی کے سر پر ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا۔ جو دین اسلام کو از سر نو زندہ کیا کرے گا۔ اور وہ اسلامی اصطلاح میں مجدّد کہلاتا ہے۔ مجدّدین کی بعثت کے علاوہ آپ نے اس آخری زمانہ میں جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ ایک مہدی اور مسیح کی آمد کی بھی پیشگوئی فرمائی۔ اور اُن کے ظہور کی علامات کو بھی بیان فرمایا۔ تا اُن کی شناخت میں آسانی ہو۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال نے احادیث کو اپنی کتاب "حجج الکرامہ" میں جمع کیا ہے۔ اور مہدی و مسیح کے ظہور کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"و بر سر مائۃ چہار دہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔"
(حجج الکرامہ ص ۱۲۹)

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس کے شروع ہونے میں ابھی دس سال باقی ہیں۔ اگر مہدی اور مسیح ظاہر ہو گئے تو وہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔

اور اسی طرح کتاب اقتراب الساعۃ ص ۲۲۱ پر ظہور مہدی کے بارہ میں مرقوم ہے کہ

"اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی۔ تو مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ شائد اللہ تعالے اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں"

بعثت مجدّدین کی خبر

پس اے "اہل سنت خادم قوم"! آؤ اس حقیقت پر بھی غور کرو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود خاتم النبیین ہونے اور شریعت اسلامیہ کے کامل شریعت ہونے کے اس امت میں مجدّدین کی بعثت اور مہدی و مسیح کی آمد کی پیشگوئی کیوں فرما رہے ہیں۔ نیز کیا ان بزرگوں کی آمد ختم نبوت یا شریعت اسلامیہ کی تکمیل کے منافی ہے؟ اور کیا ان پر ایمان لانے والے اہل سنت نہیں رہیں گے؟ آپ کا دل خود گواہی دے گا کہ ان مصلحین کی آمد تو عین شریعت اسلامیہ کے مطابق ہوگی۔ اور اُن پر ایمان لانے والے اور اُن کی اطاعت کرنے والے ہی اہل سنت اور "ناجی" کہلانے کے مستحق ہوں گے؟

چودھویں صدی کا مجدّد کون ہے؟

پھر اس امر پر بھی تو غور کرو۔ کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ تیرھویں صدی تک تو ہر صدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مجددین آتے رہے۔ مگر اس چودھویں صدی کا مجدد ابھی تک نہیں آیا۔ جب کہ اس صدی کا ۷۷ واں سال بھی گذر رہا ہے پس اگر آپ کے خیال میں حضرت مرزا صاحب کا دعوئے مجددیت و مہدویت برحق نہیں۔ جو کہ عین چودھویں صدی کے سر پر ہے۔ تو پھر کہاں ہے اس صدی کا مجدّد؟ اور کہاں ہیں وہ مہدی اور مسیح جن کی آمد کے لئے امت مسلمہ چشم براہ ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ علامات بھی پوری ہو چکی ہیں۔ ہر طرف دہریت و الحاد کا دور دورہ ہے۔ امت مسلمہ کا شیرازہ بھی بکھر چکا ہے۔ مسلمان فقط نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ ۱۳۱۱ھ میں رمضان المبارک میں سورج و چاند کو گرہن بھی لگ چکا۔ دمدار ستارہ بھی آسمان پر طلوع ہو چکا۔ زلزلے اور بھونچال بھی زمین کو ہلا چکے۔ آخر ان علامتوں کا مصداق کدھر ہے؟ کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں اور بشارات غلط ثابت ہوئیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں!! تو پھر اے "خادم قوم" آؤ اور ان پیارے الفاظ پر غور کرو جو مہدی و مسیح کے ظہور کی عین وقت پر بشارت دے رہے ہیں۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (اربعین)

"میں اسی خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفیٰ باللہ شہیدا"
(ملفوظات جلد اول ص ۲۱۳)

متلاشی حق کا فیصلہ

پس یہ ہے وہ حقیقت جو ایک متلاشی حق کو اپنی طرف کشش کرتی ہے۔ ایک سعید الفطرت انسان جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات کو پڑھ کر موجودہ مہدی کے واقعات پر غور کرتا ہے۔ تو وہ صداقت احمدیت کا قائل ہو جاتا ہے۔ اس کے دل کو اطمینان اور روح کو تسکین ملتی ہے۔ کیونکہ اُسے امام الزمان اور مامور ربانی کی شناخت کی سعادت حاصل ہوتی اور اُس کی جماعت میں شامل ہو کر اُسے خدمت دین اور اشاعت اسلام کا موقعہ ملا۔ اور وہ کرۂ انتظار سے نکل کر میدان عمل میں آیا۔ آپ اس امر کو ذہن نشین فرمالیں۔ کہ جب تک آپ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مقابل پر کسی مجدد مہدی اور مسیح کو پیش نہ کریں جنہوں نے خود دعوے کیا ہو۔ اور پھر خدائی نشانات بھی اُس کی تائید میں ہوں۔ اُس وقت تک احمدیت کے خلاف آپ کی کھسیسی اپیلیں اور خیالی فتوے کوئی اثر نہیں رکھتے۔ چونکہ کسی موعود مدعی کو آپ پیش نہیں کر سکتے اس لئے بجز حسرت کے آپ کے حصہ میں اور کچھ نہیں "خادم قوم" کو دعوے تو ہے اہل سنت اور ناجی ہونے کا۔ مگر کبھی اس امر پر غور نہیں کیا کہ کیا وہ شخص جو امام الزمان اور مہدی دوران کا مکذب و مکفر ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو پس پشت ڈالنے والا ہو اُسے اہل سنت کہلانے اور ناجی ہونے کا دعوے کرنا بھلا کچھ زیب بھی دیتا ہے یا نہیں؟ محض دعوے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب کہ عمل اُس کے خلاف ہو۔ ہاں اہل سنت اور ناجی کہلانے کا وہی فرقہ حق دار ہے جس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل میں امام الزمان کی شناخت کرکے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی۔ اور جماعت احمدیہ۔ کہ للہ یہ امر باعث صد فخر ہے کہ یہ سعادت صرف اُن کے حصہ میں آئی ہے۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

اب رہ گیا یہ امر کہ آپ جماعت احمدیہ سے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے اُس کے خلاف غلط پروپیگنڈا کریں یا غلط عقائد اُس کی طرف منسوب کریں۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ صداقت کے منکر اور مخالف ہمیشہ یہ استعمال کرتے آئے ہیں۔ اور کیا کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھئے جو بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہے یا کرے گا۔ وہ خود بخود آپ کے کذب و افترا کی حقیقت کو معلوم کرے گا۔ میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صرف ایک عبارت درج کر دیتا ہوں۔ جس سے آپ کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق ہے۔ اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ بلحاظ بیان مذکور بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

وہی پرانا حربہ "کفر کا فتوی"!!

شومئی قسمت سے "خادم قوم" نے اس امر کو بڑے فخر سے اپنی اپیل میں درج کیا ہے کہ علماء عرب و عجم نے جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کا فتوے دیا ہے۔ حالانکہ یہی امر تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ امت کے بزرگان نے احادیث کی روشنی میں پہلے ہی خبر دی تھی۔ کہ مہدی علیہ السلام کے ظہور پر اُس زمانہ کے علماء و فقہاء اُس کی مخالفت کریں گے۔ اور اُس پر کفر کے فتوے لگائیں گے۔ چنانچہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی اپنی کتاب فتوحات کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ پر فرماتے ہیں:۔

"وَاِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِیُّ فَلَيْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُبِيْنٌ اِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً"

کہ جب مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو فقہاء و علماء سے بڑھ کر اُن کا کوئی دشمن نہ ہوگا۔

نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال اپنی کتاب حج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ پر فرماتے ہیں:۔

"علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدائے مشائخ و آبائے خود باشند گویند کہ ایں شخص خانہ انداز دین و ملت ما است و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند۔"

یعنی جب مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اُس زمانہ کے علماء، جو فقہاء کی تقلید اور اپنے مشائخ اور اپنے آباؤ اجداد کی اقتدار کے عادی ہوں گے اُس کے متعلق کہیں گے۔ کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے اور سب اُس کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ کفر کا فتویٰ دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے اُسے بھی کافر و گمراہ قرار دیں گے۔

پس اے "خادم قوم" آپ کی اپیل کا نقشہ پہلے ہی بزرگان سلف نے کھینچ دیا ہے۔ اس لئے آپکی یہ اپیل بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے کی مؤید ہی نکلی۔ ذرا اس امر پر بھی تو غور کر۔ کہ ان علمائے عرب و عجم کے فتووں کی مشین سے آخر کون سا بزرگ بچا کہ حضرت مرزا صاحب بچ جاتے۔ اس کے علاوہ ہر فرقہ کے علماء نے دوسرے فرقہ کے خلاف کفر کا فتوے دیا ہوا ہے۔ اور ہر فرقہ بزعم خود مسلمان اور دین کا ٹھیکہ دار ہے۔ اور باقی سب اس کی نگاہ میں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ابھی حال ہی میں پاکستان میں "تحقیقاتی عدالت" کے روبرو یہی "مقتدیان شرع متین" مسلمان کی کوئی ایسی تعریف ہی نہیں پیش کر سکے۔ جو کہ سب مسلمانوں پر حاوی ہو۔ ہر فرقہ کے لیڈر اور علماء نے مسلمان کی ایسی تعریف کی جس کی رو سے اُس کا فرقہ تو مسلمان رہے اور باقی سب دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں۔ چنانچہ عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے:۔

"ان متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں پیش نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرہ کی ضرورت ہے بجز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں ہیں۔ اگر ہم اپنی طرف سے مسلم کی کوئی تعریف کر دیں جیسے ہر عالم دین نے کی ہے اور وہ تعریف ان تعریفوں سے مختلف ہو۔ جو دوسرے علماء نے پیش کی ہیں۔ تو ہم کو متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء دین سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کریں۔ تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے لیکن دوسرے علماء کی تعریف کی رو سے کافر ہو جائیں گے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۳۶)

پس اے "خادم قوم" علماء عرب و عجم کے فتویٰ کفر کا معاملہ صرف جماعت احمدیہ سے ہی مخصوص نہیں جس کا واسطہ دے کر آپ سادہ لوح عوام کو تحریک احمدیت کے مطالعہ کرنے سے باز رکھ سکیں۔ ان علماء کا تو لفظ اسلام یا مسلم کی تعریف پر بھی اتفاق نہیں تفصیلی دینی مسائل کا تو پھر خدا ہی حافظ۔ ان حالات میں میری آپ سے ایک دردمندانہ گذارش ہے۔ کہ آپ ان الجھنوں سے باہر نکلیں اور احادیث کی روشنی میں حقائق و واقعات پر خود بھی غور کریں اور اپنے زیر اثر احباب کو بھی غور کرنے کی نصیحت کریں کہ اس کا بھی آپ کو اجر ملے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں جو عالم الغیب ہے درد دل سے دعا کرو۔ کہ اے خدا اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ واقعی تیری طرف سے اس زمانہ کے مجدد اور مہدی و مسیح ہیں۔ تو میرے دل کو کھول دے تاکہ میں تیرے مامور پر ایمان لا کر تیری رضا کو حاصل کر سکوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ مجیب الدعوات خدا آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں حق و صداقت کو آپ پر انکشاف کرے گا۔ کیونکہ اس روحانی طریق سے بڑھ کر طلب ہدایت کا اور کوئی راستہ بھی نہیں

ایک عظیم الشان پیشگوئی

لیکن اگر آپ اور آپ کے ساتھی احمدیت کی مخالفت پر ہی کمربستہ رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے ان الفاظ کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھیئے:

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہ

لازمی چندہ جات کے متعلق

ضروری اعلان

ہر احمدی پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی آمد کا ایک خاص حصہ مقررہ شرح کے مطابق باقاعدگی سے مرکز بھجوایا جائے۔ کیونکہ قرآن شریف کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کا جہاد زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ایک بڑا حصہ اپنی اس ذمہ داری کو احسن طور پر پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست اس کا احساس نہ کرتے ہوئے سستی سے کام لیتے ہیں۔ بعض بالکل ہی مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے اور نادہندہ رہتے ہیں۔ جس سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ ایسے احباب جماعت کے ساتھ اس مقام تک نہیں پہنچنا چاہتے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کی قیادت میں لے جانا چاہتا ہے۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ ہمرکاب رہنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے اس میں وہ حصہ ہی نہیں لیتے ایسے سست اور نادہندہ احباب کے متعلق قانون یہ ہے۔ کہ ان کو ہر ممکن ذریعہ سے اپنی اصلاح پر آمادہ کیا جاوے۔ اور اگر وہ بالشرح چندہ ادا کرنے سے واقعی معذور ہوں۔ تو اپنی معذوری مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کی سفارش کے ساتھ درخواست نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تا کہ کم شرح سے چندہ دینے کی منظوری دی جا سکے۔ لیکن اگر ہر ممکن کوشش اور تحریص و ترغیب کے باوجود ایسے دوست اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ اور نظارت ہذا کو اس کی اطلاع دی جائے۔

یاد رہے کہ ایسے نادہندگان کی رپورٹ کرنا عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں تو قواعد کی رو سے وہ ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہند کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کا کماحقہٗ احساس کریں۔ اور نادہندگی کے موذی مرض کو فوری طور پر دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ مرکز کی موجودہ مالی حالت ہرگز اس قابل نہیں کہ ایسے عہدیداران یا سست افراد کو زیادہ دیر تک برداشت کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال قادیان۔

فہرست خریداران اخبار بدر جن کا چندہ جون ۱۹۵۵ء میں ختم ہو رہا ہے

اخبار کا سالانہ چندہ صرف چھ روپیہ ہے جو بہرحال پیشگی آنا چاہئے۔ جن دوستوں کا چندہ بر وقت موصول نہیں ہوتا اُن کا اخبار بند کر دیا جاتا ہے

(۱) نمبر ۔ مکرم محمد عمر صاحب محمد بشیر صاحب سہل کلکتہ ۲۸ جون ۱۹۵۵ء
(۲) نمبر ۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی حیدر آباد دکن } ۲۸ ″
(۳) مکرمہ مسز اہلیہ محمد سلطان صاحبہ کشمیر ۲۸ ″ ″
(۴) نمبر ۱۱ مکرم بابو محمد یوسف صاحب کلرک جمبوں ۱۴ ″ ″
(۵) ″ چوہدری شہاب الدین صاحب منٹگمری ۲۸ ″ ″
(۶) نمبر ۱۱ ″ محمد ذکریا صاحب ملتان ۲۸ ″ ″
(۷) نمبر ۱۱۲۸ ″ میجرات اے بشری عدن ۱۴ ″ ″
(۸) نمبر ۱۲۳۶ ″ غفار خان صاحب گیی ۲۸ ″ ″
(۹) نمبر ۱۲۳۷ ″ سید وزارت حسین صاحب اورین مونگھیر ۲۸ ″ ″
(۱۰) نمبر ۱۲۴۲ ″ ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیاں ۲۸ ″ ″
(۱۱) نمبر ۱۰۹۶ ″ سید احمد ناصر صاحب افریقہ ۷ ″ ″
(۱۲) نمبر ۱۲۱۰ ″ محمد اسمٰعیل صاحب ہمدانہ گجرات ۲۸ ″ ″
(۱۳) نمبر ۱۲۱۱ ″ محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی چنچگوڑہ حیدر آباد دکھن ۲۱ ″ ″
(۱۴) نمبر ۱۱۸۸ ″ رشید احمد صاحب محمود کراچی ۲۸ ″ ″
(۱۵) نمبر ۱۱۸۹ ″ شفیع احمد صاحب کلکتہ ۲۸ ″ ″
(۱۶) نمبر ۱۱۹۰ ″ ایس۔ ایم۔ دوسی صاحب کرڈ کٹک ۲۸ ″ ″
(مینیجر اخبار بدر)

بچہ۔ یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی ..... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵)

بالآخر دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کی غلط فہمیوں کو دور فرمائے۔ اور خود صداقت آپ پر منکشف کردے۔ تا کہ آپ بھی مامور ربانی اور مرسل یزدانی کی شناخت کی سعادت حاصل کر سکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دورہ پروگرام مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ مدراس مالابار و جماعتہائے حیدر آباد کے عہدیداران و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ جون ۱۹۵۵ء میں بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات اور نظارت ہذا سے متعلقہ دیگر امور کی انجام دہی کے لئے دورہ کریں گے توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران، ان انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرمادیں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	منگلور	۱-۶-۵۵	کالی کٹ	۲-۶-۵۵
۲	کالی کٹ	۲-۶-۵۵	منارگھاٹ	۲-۶-۵۵
۳	منارگھاٹ	۳-۶-۵۵	کالی کٹ	۳-۶-۵۵
۴	کالی کٹ	۴-۶-۵۵	ارن کولم	۴-۶-۵۵
۵	ارن کولم	۵-۶-۵۵	کرناگاپلی	۵-۶-۵۵
۶	کرناگاپلی	۸-۶-۵۵	کوٹار	۸-۶-۵۵
۷	کوٹار	۱۰-۶-۵۵	مدراس	۱۱-۶-۵۵
۸	مدراس	۱۲-۶-۵۵	رائچور	۱۴-۶-۵۵
۹	رائچور	۱۶-۶-۵۵	دیودرگ	۱۷-۶-۵۵
۱۰	دیودرگ	۱۸-۶-۵۵	یادگیر	[illegible]-۶-۵۵
۱۱	یادگیر	۲۲-۶-۵۵	اڈکور	۲۲-۶-۵۵
۱۲	اڈکور	۲۳-۶-۵۵	یادگیر	۲۳-۶-۵۵
۱۳	یادگیر	۲۴-۶-۵۵	تیماپور	۲۴-۶-۵۵
۱۴	تیماپور	۲۷-۶-۵۵	گلبرگہ	۲۷-۶-۵۵

احباب کی خاص توجہ کے لئے

گذشتہ سالوں میں یہ طریق رہا ہے کہ تحریک جدید کے سال شروع ہونے سے ایک یا ڈیڑھ ماہ بعد سو فی صدی وعدہ ادا کرنے والے احباب کے اسماء حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جاتے اور اخبار بدر میں بھی شائع کئے جاتے۔ پھر دوسری دفعہ ۳۱ مارچ اور تیسری دفعہ ۳۱ مئی کو ایسے احباب کے نام جو اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کرتے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاتے اور اخبار میں بھی شائع کئے جاتے تھے۔ مگر اس سال بعض وجوہ کی بناء پر ایسا نہ ہوسکا۔

اب دفتر نے یہ انتظام کیا ہے کہ جو احباب اپنا وعدہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک سو فی صدی ادا کریں ان کے نام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے اور اخبار میں بھی شائع کئے جائیں گے۔ اس لئے مجاہدین تحریک جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا وعدہ سو فی صدی ۳۰ جون تک ادا کر کے اپنا نام اپنے آقا کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کا موقعہ پیدا کریں

یہ اعلان ایک ماہ سے زائد عرصہ قبل اس لئے کیا جا رہا ہے کہ کوئی دوست اس سے آگاہ ہوئے بغیر نہ رہ جائے۔ وعدہ کی ادائیگی کا اصل وقت سال کا نصف اول ہی ہوتا ہے امید ہے جس چیز کو دوستوں نے اپنے اوپر خود واجب قرار دیا ہے اس کو اس کے اصل وقت میں ادا کر کے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے اور مزید یہ کہ اپنے پیارے امام کی دعاؤں سے بھی مستفیض ہوں گے۔ جو مومنوں کے لئے ایک نہایت قیمتی زادِ راہ ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیو یارک ۲۰ مئی معلوم ہوا ہے کہ عالمی عدالت کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چھ سے آٹھ ماہ تک امریکہ کی کولمبیا یونیورسٹی میں ریسرچ کا کام کریں گے اور وہاں پڑھائیں گے۔ اور اس عرصہ میں عدالت کا اجلاس نہیں ہوگا۔ (ملت)

دہلی ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار پرتگال کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور عین ممکن ہے کہ بہت جلد سفارتی تعلقات توڑ دینے کا اعلان کر دیا جائے۔ دریں اثنا بھارت سرکار نے پاکستان اور لنکا سے کہا ہے کہ وہ پرتگیزی جہازوں کو گوا میں جنگی سامان پہنچانے کے معاملہ میں کوئی سہولتیں نہ دیں۔ آثار بتاتے ہیں کہ اگلے مہینے گوا کو آزاد کرانے کے لئے بیک وقت کئی تحریکیں شروع ہو جائیں گی۔

متھرا ۲۴ مئی بمبئی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے چار بیل گاڑیوں کو لوٹ لیا ہے جن میں بارہ اشخاص شادی میں شامل ہونے کے بعد واپس جا رہے تھے۔ اس گروہ نے چھ دیگر اشخاص کو بھی لوٹ لیا جو اپنی لڑکیوں کو ان کے سسرال سے لانے کے لئے جا رہے تھے۔ یہ دونوں واقعات ایک رات متھرا سے دو میل کے فاصلہ پر متھرا امتری روڈ پر ہوئے۔ لوٹ مار کے دوران میں ڈاکوؤں نے دو اشخاص کو زخمی بھی کر دیا۔ تین دن ہوئے ورندابن میں ایک بہت بڑا ڈاکہ ڈالا گیا۔ جبکہ ڈاکوؤں نے ایک مندر کے دیوتا کے ۵۰ ہزار روپے کے زیورات لوٹ لئے۔ ڈاکو تین آہنی پیٹیاں اٹھا کر لے گئے۔ لیکن ان میں سے دو ورندابن ریلوے سٹیشن کے قریب چھوڑ گئے۔ ان پیٹیوں میں ایک لاکھ روپے کے زیورات موجود تھے۔

ناگپور ۲۴ مئی۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار ناگپور کے رکشا ڈرائیور بابوراؤ کے خلاف مقدمہ کی سماعت سیشن جج کی عدالت میں ۱۲ جون کو شروع ہوگی۔ اس مقدمہ میں چونکہ ملزم نے صرف پنڈت نہرو کو اپنا گواہ صفائی قرار دیا ہے۔ اس لئے پنڈت نہرو کی شہادت قلمبند کرنے کے سلسلہ میں موزوں تاریخ مقرر کرنے کے لئے ناگپور کے سیشن جج دہلی سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

ڈنور (امریکہ) ۲۴ مئی یہاں کے جنرل اجلاس میں ایک دس سالہ لڑکی دل کے ایک کامیاب اپریشن کے بعد رو بصحت ہے۔ ڈاکٹروں نے اسے برفانی پانی میں منجمد کر کے اس کے دل میں تقریباً ½ انچ قطر کا سوراخ بند کر دیا اور اس طرح اس کی پیدائشی کمزوری اور بیماری کا سبب دور ہو گیا۔ لڑکی پیدائشی طور پر نہایت دبلی اور کمزور تھی۔ اور جلد ہی سکول سے بھی اٹھ گئی۔ اس کا آدھا وقت بستر پر گذرنے لگا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ اس کی کمزوری اور بیماری کا سبب یہ ہے کہ اس کے دل کے اندر ایک امریکی ڈالر جتنا سوراخ ہے۔ آخر یہاں کے یونیورسٹی میڈیکل سنٹر میں اسے لایا گیا۔ جہاں اسے برفانی پانی میں ڈبو کر اس کا درجہ حرارت ۹۸ سے ۷۶ ڈگری فارن ہیٹ سے گرا کر ۷۶ ڈگری کر دیا گیا۔ اور جب نیم بستہ ہو جانے کی وجہ سے خون کی گردش قریب قریب رک گئی۔ تو ڈاکٹروں نے اس کا سینہ کھول دیا۔ اور پانچ منٹ کے اندر دل کا سوراخ سی دیا۔ اب اس کی حالت اچھی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ آل انڈیا سٹوڈنٹس کانگرس کا دسواں سالانہ اجلاس کل ختم ہو گیا تھا۔ آج اجلاس کے ڈیلیگیٹوں کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے انہیں کہا کہ طلباء کو وسیع النظر ہونا چاہیئے۔ اور تنگدلانہ جذبات اور تعصب کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ وہ تعمیری کام میں جٹ جائیں اور ترقیاتی پراجیکٹوں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔

امرتسر ۲۵ مئی۔ پنجاب کے وزیر خزانہ سردار اجل سنگھ نے کل رات اجنالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سرکار نے تحصیل اجنالہ کو سیلاب سے بچانے کے لئے راوی کے ساتھ ساتھ بندھ کی تعمیر میں ۳۰ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ سکا نور کا نہری سوآ نالہ سکی کے پار ۱۰ ہزار ایکڑ اراضی کو پانی مہیا کرے گا۔ اگلی فصل خریف سے تحصیل کو کافی پانی مہیا کیا جائے گا۔ نیز تحصیل اجنالہ کو بجلی کی سپلائی کے معاملہ میں ترجیح دی جا رہی ہے

بقیہ اخبار احمدیہ صـ۳

اور مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب محترمہ امۃ الحی صاحبہ حیدر آباد دکن و مکرم بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری ڈھاکہ کی تاریں موصول ہوئیں۔ سوا احباب نے نہایت سوز و گداز سے دعا کی۔

۲۴ مئی۔ آج مسجد اقصیٰ میں پونے آٹھ بجے صبح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ترجمہ پڑھ معانی اور مطالب میں حقیقی عید کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ آج قادیان سے ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۲۴ مئی۔ جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں (وزیر ترقیات پنجاب) کے اعزاز میں سردار دسعت نام سنگھ صاحب باجوہ نے عشائیہ دیا۔ جس میں ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و چوہدری محمود احمد صاحب وارث نائب ناظر بیت المال بھی شامل ہوئے۔

۲۵ مئی۔ آج وزیر صاحب موصوف صبح ناشتہ پر سردار گورد یال سنگھ صاحب باجوہ سکنہ اٹھوال کی کوٹھی دار السلام میں مدعو تھے۔ اس میں بھی ملک صلاح الدین صاحب شریک ہوئے۔

آج صبح سوا سات بجے بیت الظفر میں وزیر صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کے وفد کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ وفد مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفا خانہ پر مشتمل تھا۔ آپ نے ہماری معروضات کو توجہ سے سنا۔ اور یہ بھی ذکر کیا کہ ان کو قادیان پہلی بار دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس کی Planning سے میں بہت خوش ہوا ہوں میں نے مدرسہ فرد ٹ فارم کا بھی معائنہ کیا ہے۔

قادیان ۲۵ مئی۔ نظارت امور عامہ کے اہتمام عید کی خوشی میں بعد عصر بچوں کے قریب غیر مسلم معززین کو اپنے ہاں مدعو کر کے تواضع کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا موجودہ پتہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

بعض دوست دریافت کرتے ہیں کہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے تار دینی ہو۔ یا مختصر خط لکھنا ہو۔ تو اس کے لئے حضور کا موجودہ پتہ کیا ہے۔ سو گو حضور کا مستقل پتہ تو مسجد لنڈن کی معرفت ہی ہے جس کا اعلان چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ حضور کا عارضی پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) تار کا پتہ معرفت اسلام آباد زیورچ ہے یعنی

Care of Islamabad Zurich

(۲) خط کا پتہ یہ ہے۔

C/o Ahmadyya Mission
Beck hammer 35
Zurich 6/57 (Switzerland)

لیکن جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ آجکل حضور کی خدمت میں کوئی تشویش پیدا کرنے والی خبر یا لمبا خط ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔ البتہ دعا وغیرہ کے مختصر دو سطری پیغام جا سکتے ہیں۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۱ مئی ۱۹۵۵ء